45177 ـ خاوند بيوى ميں سے كسى كو بھى دوسرے كى مرضى كے بغير مانع حمل جائز نہيں

سوال

ايك عورت نے ليڈى ڈاكٹر سے اپنے خاوند كى اجازت كے بغير اس دليل كى بنا پر مانع حمل دوائى طلب كى كہ اس كے خاوند نے دوسرى شادى بھى كر ركھى ہے اور اس سے اولاد بھى ہے، اور وہ خود ابھى يونيورسٹى كى طالبہ ہے كيا ليڈى ڈاكٹر كے ليے اسے مانع حمل دوائى لكھ كر دينى جائز ہے يا نہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اس عورت كے ليے اپنے خاوند كى رضامندى كے بغير مانع حمل دوائى لينى حرام ہے، كيونكہ اولاد خاوند اور بيوى دونوں كا مشتركہ حق ہے، اسى ليے علماءكرام كا كہنا ہے كہ بيوى كى رضامندى كے بغير خاوند اپنى بيوى سے عزل نہيں كر سكتا اجازت كے بغير حرام ہوگا.

عزل يہ ہے كہ جماع كے وقت انزال شرمگاہ كے باہر كيا جائے تا كہ عورت كو حمل نہ ٹھرے، ليكن اگر خاوند اور بيوى دونوں مانع حمل گولياں كھانے پر متفق ہوں تو جائز ہے، كيونكہ يہ دوائى عزل كے مشابہ ہے، صحابہ كرام رضوان اللہ عليہم اجمعين عزل كيا كرتے تھے.

جابر رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ: ہم عزل كيا كرتے تھے اور قرآن مجيد كا نزول ہو رہا تھا "

يعنى اگر عزل كرنا منع ہوتا تو قرآن مجيد اس سے روك ديتا، ليكن يہ گولياں نہيں كھانى چاہييں كيونكہ يہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى خواہش كے خلاف ہيں اس ليے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم تو اپنى امت كى كثرت چاہتے تھے، اور گولياں كھانے سے حمل نہيں ٹھرتا، ليكن عزل ايك طبعى اور نيچرل ہے ہو سكتا ہے كوئى قطرہ حمل كا باعث بن جائے.

ميں آپ سے عرض كرونگا كہ ان گوليوں كى اصل يہود اور دوسرے مسلمان دشمن لوگ ہيں جو مسلمانوں كى نسل كشى كرنا چاہتے ہيں كہ مسلمانوں كى اولاد كم ہو اور يہ امت مسلمہ افرادى قلت كا شكار ہو كر دوسروں كى محتاج ہو كر رہ جائے، اس ليے كہ افرادى قوت جتنى كم ہو گى اسى اعتبار سے پروڈكٹشن ميں بھى كمى ہوگى، اور جتنى تعداد زيادہ ہو گى پروڈكشن بھى بڑھےگى.

اور يہ چيز زراعت و صنعت حرفت اورتجارت بلكہ ہر چيز ميں ہے، اگر امت آج زيادہ ہو تو كا رعب و دبدبہ ہوگا

چاہیے وہ صنعت و حرفت میں پیچھے ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ افرادی قوت سے دشمن مرعوب ہوتا ہے.

اس لیے ہم مسلمانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اپنی افرادی قوت کو بڑھانے کے لیے کثرت اولاد پر عمل کریں چاہیے حالات کیسے بھی پیدا ہوں، لیکن اگر عورت کی کمزوری یا بیماری وغیرہ یا پھر آپریشن کے بغیر بچہ پیدا ہی نہیں ہوتا تو یہ ضروریات ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہے.

اور پھر ضروریات و حاجات کے کچھ احکام ہیں " اھـ

فضيلة الشيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ.

دیکھیں: فتاوى المراة المسلمة (2 / 556).

مزید آپ سوال نمبر (21169) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

لہذا جب یہ دوائی اور گولیاں کھانا حرام ہیں تو پھر اس سلسلہ میں اس عورت کا تعاون کرنا بھی حرام ہوگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کرتے رہو، اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون مت کرو المآئدۃ (2).

واللہ اعلم .